Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم: سہ شنبہ

شرح چندہ
چندہ سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،

فی پرچہ ۱/

۶ جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۶/۴۰ | ۴ امان ۱۳۳۱ ہش - ۴ مارچ ۱۹۵۲ء | نمبر ۵۵

پنجاب اسمبلی میں نئے بجٹ پر عام بحث کا آغاز

لاہور ۳ مارچ۔ آج پنجاب اسمبلی میں تیسرے پہر ۱۹۵۲-۵۳ء کے بجٹ پر عام بحث شروع ہوئی۔ مخالف جماعت کے لیڈر خان افتخار حسین خاں آف ممدوٹ نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے بجٹ پر نکتہ چینی کی۔ آپ نے کہا بجٹ میں ٹیکسوں کا بوجھ ہلکا نہیں کیا گیا ہے۔ اور نہ ہی اردو کی ترقی کے لئے کافی رقم مخصوص کی گئی ہے۔ آپ نے مہاجرین کی آبادکاری کے انتظامات اور نشر و اشاعت کے اخراجات پر بھی کڑی نکتہ چینی کی۔ بیگم شاہنواز نے اپنی تقریر میں بجٹ کو ہر لحاظ سے تسلی بخش قرار دیتے ہوئے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا۔ کہ بجٹ کا ایک تہائی حصہ رفاہ عامہ کے کاموں پر خرچ کیا جائیگا۔ آپ نے اس خیال کی بھی تردید کی کہ بجٹ میں نئے ٹیکسوں کا بوجھ ہلکا نہیں کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے زرعی انکم ٹیکس میں کمی کا حوالہ دیا۔

اخبار احمدیہ:-

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ ناصر آباد پہنچ گئے

نبی سر روڈ (سندھ) ۳ مارچ۔ مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز معہ اہل و عیال بخیریت ناصر آباد پہنچ گئے ہیں۔

بشیر آباد (سندھ) ۲۹ فروری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی عام صحت تو خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن ایک ٹانگ میں کچھ درد کی تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ یکم مارچ۔ (بذریعہ ڈاک) حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت دو تین روز سے بعارضہ بخار ناساز ہے۔ جس کی وجہ سے ضعف بڑھ گیا ہے۔ آج قے بھی ہوئی۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کی علالت

لاہور ۳ مارچ۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کو آج ٹمپریچر ہے۔ نیز بلڈ پریشر کم ہونے کی وجہ سے کمزوری کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حافظ قدرت اللہ صاحب ۵ مارچ کو روانہ ہونگے

ربوہ ۳ مارچ۔ حافظ قدرت اللہ صاحب معہ اہل و عیال پانچ مارچ کی صبح کو بذریعہ پنجاب ایکسپریس ربوہ سے کراچی کے لئے روانہ ہوں گے۔ آپ اس سے قبل انگلستان میں بطور نائب امام مسجد لنڈن فرائض بجا لا چکے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے ہالینڈ مشن کی بنیاد رکھی۔ اب آپ انڈونیشیا میں مبلغ مقرر کئے گئے ہیں۔

فیڈرل کورٹ نے پاکستان پبلک سیفٹی آرڈیننس کو ناجائز قرار دے دیا

لاہور ۳ مارچ۔ پاکستان کی وفاقی عدالت نے پاکستان کے تحفظ امن عامہ کے آرڈیننس کو ناجائز قرار دے دیا ہے۔ عدالت نے آج صبح یہ فیصلہ گیان چندانی کی اپیل کے سلسلہ میں دیا۔ جو اس آرڈیننس کے تحت قید تھے۔ اس سے قبل سندھ چیف کورٹ نے ان کی طرف سے حبس بے جا کے خلاف داخل کردہ درخواست مسترد کر دی تھی۔ اس لئے انہیں وفاقی عدالت میں اپیل کرنا پڑی۔ وفاقی عدالت نے اپیل کنندہ کی رہائی کا بھی حکم دے دیا ہے۔ جج صاحبان نے اپنے فیصلے میں کہا ہے۔ کہ ابتداءً آرڈیننس صرف ایک سال یعنی ۸ اکتوبر ۱۹۵۰ء تک کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ اس کی دفعہ ۳ کے تحت مرکزی حکومت کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ اس کی مدت نفاذ میں توسیع کر سکتی ہے۔ یہ دفعہ خلاف قانون اور ناجائز ہے۔ کیونکہ اس میں ایک غیر متعلق ادارے یعنی مرکزی حکومت کو قانون سازی کا اختیار دیا گیا ہے۔ چنانچہ عدالت نے فیصلہ دیا ہے۔ کہ آرڈیننس مذکور ۸ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو خود بخود ختم ہو گیا ہے۔ اس کے بعد کسی کو حق نہیں پہنچتا۔ کہ اس کے تحت کسی کو حراست میں لینے کا حکم دے۔

سرحد کے نئے سال کے بجٹ میں ۳۲ لاکھ ۴۲ ہزار روپے کی بچت

تعمیر و ترقی کی سکیموں اور معاشرتی بہبود کی سکیموں پر چار کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے

پشاور ۳ مارچ۔ وزیر اعلیٰ سرحد خان عبدالقیوم خاں نے جو وزیر خزانہ بھی ہیں۔ آج صوبائی اسمبلی میں ۱۹۵۲-۵۳ء کے لئے منافع کا بجٹ پیش کیا۔ بجٹ میں ۳۲ لاکھ ۴۲ ہزار روپے کی بچت دکھائی گئی ہے۔ اس کی رو سے آئندہ مالی سال میں ۹ کروڑ ۲۷ لاکھ ۳۲ ہزار روپے کے اخراجات کئے جائیں گے۔ صوبہ سرحد کی تاریخ میں ایک سال کے اندر اندر اتنی بڑی رقم کے اخراجات پہلے کبھی نہیں کئے گئے۔ تقسیم کے وقت تک تو اخراجات دو کروڑ سے کبھی آگے نہ بڑھے تھے۔ ۲ کروڑ ۷۷ لاکھ ۲۲ ہزار روپے کی رقم تعمیر و ترقی کی بڑی بڑی سکیموں پر خرچ کی جائے گی۔ نیز ایک کروڑ ۴۲ لاکھ ۵ ہزار روپے خاص معاشرتی ترقی کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے پر صرف ہوں گے۔ بجٹ میں آمدنی ۶ کروڑ ۳ لاکھ ۲۹ ہزار دکھائی گئی ہے۔ اس کے بالمقابل خرچ کا اندازہ ۵ کروڑ ۱۷ لاکھ ۵ ہزار ہے۔ سال رواں کے اختتام پر اندازہ ہے کہ ۱۹۵۱-۵۲ء کے بجٹ میں ۲۹ لاکھ ۷۳ ہزار روپے کا خسارہ ہوگا۔ اس سال کل آمد ۴ کروڑ ۸۰ لاکھ ۱۳ ہزار اور خرچ ۵ کروڑ ۹ لاکھ ۵۰ ہزار کے لگ بھگ ہے۔ بجٹ پیش کرتے ہوئے خان عبدالقیوم خاں نے کہا۔ ریزمی سفارشات کے تحت مرکز نے ۸۰ لاکھ روپے سالانہ کی جو مزید امداد دینی منظور کی ہے۔ اس سے ہم کئی سکیموں کو عملی جامہ پہنا سکیں گے۔ اگر یہ امداد نہ ملتی۔ تو کئی سکیمیں تشنۂ تکمیل رہ جاتیں۔ دوران تقریر میں صوبے میں تعمیر و ترقی کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ تعلیم کا خرچ ۱۹۴۷ء میں ۳۴ لاکھ ۱۵ ہزار تھا۔ اب یہ ۸۸ لاکھ ۸۴ ہزار تک پہنچ گیا ہے۔ اسی طرح صحت عامہ کا بجٹ ۱۸ لاکھ پچاس ہزار تھا جو بڑھتے بڑھتے ۴۲ لاکھ ۹۴ ہزار تک جا پہنچا ہے۔ اسی طرح رفاہ عامہ کی تمام مدات میں اضافہ ہوا ہے۔ گذشتہ چار سال میں ۲۰ ہائی سکول ۲۳ مڈل سکول اور ۴۱ اپر پرائمری سکول کھولے گئے ہیں۔

۴

مصر کے سیاسی اور مذہبی ادارے

ظفر اللہ خاں کی تجویز پر غور کر رہے ہیں

قاہرہ ۳ مارچ۔ وزیر خارجہ پاکستان چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے اسلامی ملکوں کے اتحاد کی جو تجویز پیش کی ہے۔ مصر کے بہت سے سیاسی اور مذہبی ادارے اس پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ اور اس امر کا جائزہ لے رہے ہیں۔ کہ اس تجویز کو کس طرح عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔

قاہرہ ۳ مارچ۔ مصر کے وزیر اعظم ہلالی پاشا نے کہا ہے کہ ابھی میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ برطانیہ سے بات چیت پھر کب شروع ہوگی۔

کرفیو کے اوقات میں تبدیلی

ڈھاکہ ۳ مارچ۔ ڈھاکہ میں اب کرفیو کے اوقات تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ اب روزانہ رات کے ساڑھے گیارہ بجے سے صبح ۵ بجے تک کرفیو نافذ رہے گا۔

احراریوں کی اشتعال انگیزی کے نتیجے میں ایک اور احمدی شہید کر دیا گیا

احراری لیڈروں کی رات دن کی فتنہ انگیز تقریروں اور تحریروں کی وجہ سے ۱۹ فروری ۱۹۵۲ء کو چوہدری محمد حسین صاحب احمدی کو محض احمدی ہونے کی وجہ سے گمبٹ ریاست خیرپور میرس سندھ میں شہید کر دیا گیا۔ پولیس نے اطلاع ہونے پر قاتل کو موقع پر گرفتار کر لیا۔ چوہدری صاحب موصوف کو فوراً ہسپتال پہنچایا گیا۔ مگر وہ جانبر نہ ہو سکے۔ اور ۲۲ فروری کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یاد رہے۔ کہ احراری یکم فروری ۱۹۵۲ء سے سندھ میں کانفرنسیں منعقد کر رہے ہیں۔ کراچی۔ حیدرآباد اور نواب شاہ میں ان کی کانفرنسیں ہو چکی ہیں۔ جن میں احمدیوں کے خلاف نہایت ہی اشتعال انگیز اور تفرقہ انداز تقریریں کی گئی ہیں۔ پروگرام کے ماتحت آئندہ بھی جگہ بجگہ کانفرنسیں منعقد کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اگر احراریوں کی اس اشتعال انگیزی کا حکومت کی طرف سے سد باب نہ کیا گیا۔ تو علاقے میں نقض امن کا سخت خطرہ ہے۔

(نامہ نگار)

۵

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقویٰ کی راہ کو اختیار نہ کرنے والوں کا حسرتناک انجام

"بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ کہتے ہیں کہ ہم مرید ہیں۔ مگر وہ مرید نہیں۔ وہ پورے زور سے تقوےٰ کی راہوں پر قدم نہیں مارتے۔ اور دنیا کے گند ان کے اندر ہیں۔ اور پورے صدق سے مجھ سے تعلق نہیں رکھتے۔ ایک ادنیٰ ابتلاء کے وقت میں دیکھتا ہوں کہ وہ گرے وہ گرے۔ پس درحقیقت ان کو مجھ سے تعلق نہیں۔ اور نہ مجھے ان سے تعلق۔ اور اگر وہ قیامت کو بھی میرے پاس آئیں۔ تو مجھے کہنا پڑے گا مجھ سے دور رہو۔ کہ میں تمہیں شناخت نہیں کرتا۔" (الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۵ء)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام دوسری تربیتی کلاس

لجنات اماء اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مجلس مشاورت کے معاً بعد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام دوسری ٹریننگ کلاس کھولی جائے گی۔ تمام لجنات اماء اللہ کو چاہیئے۔ کہ اپنی لجنہ سے ایک ایک ممبر ٹریننگ کے لئے بھجوائیں۔ یہ کلاس پندرہ روزہ ہوگی۔ براہ مہربانی لجنات اماء اللہ جن کو بھجوانا چاہتی ہیں۔ ان کے نام ابھی سے بھجوا دیں۔ تاکہ ان کے قیام کا انتظام کیا جا سکے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک آفس سیکرٹری کی ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک آفس سیکرٹری کی ضرورت ہے۔ لیاقت کم از کم بی۔اے پاس ہو۔ بی۔اے کے لگ بھگ تعلیم والی بہنوں کی درخواست پر بھی غور کیا جائے گا۔ رہائش کے لئے کوارٹر دیا جائے گا۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ خواہشمند بہنیں جلد از جلد اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

چک ۳۳ جنوبی (ملکا والا) تحصیل سرگودھا میں تبلیغی جلسہ

چک ۳۳ جنوبی (ملکا والا) کا تبلیغی جلسہ مورخہ ۶۔۷ مارچ بروز جمعرات و جمعہ ہونا قرار پایا ہے جس میں مکرم ابوالعطاء صاحب جالندھری۔ مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان۔ قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی۔ مولوی ظفر محمد صاحب اور ڈاکٹر عبد اللہ خان صاحب اختر جتوئی تقاریر فرمائیں گے اردگرد کے احمدی احباب سے توقع ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود بھی شامل ہوں گے۔ اور غیر احمدی احباب کو ساتھ لائیں گے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہوگا۔

اوقات جلسہ حسب ذیل ہوں گے۔

۵۲-۳-۶ جمعرات ۸ بجے تا ۱۱ بجے شب ۵۲-۳-۷ جمعہ ۸½ بجے سے ۱۱½ بجے تک وقفہ جمعہ ½۱ بجے تک۔ ½۱ بجے سے ½۴ بجے تک

(نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ)

واقفین طلباءٔ متوجہ ہوں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں واقفین طلباءٔ کی ایک مجلس کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ اس مجلس کے زیر اہتمام مورخہ ۴-۳-۵۲ بروز منگل ٹھیک ساڑھے چار بجے شام کمرہ نمبر ۱۲ تعلیم الاسلام کالج میں ایک اجلاس ہوگا۔ جس میں چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل اعلےٰ واقفین طلباءٔ سے خطاب فرمائیں گے۔ تمام واقفین کا جلسہ میں شامل ہونا ضروری ہے۔ واقفین طلباءٔ مطلع رہیں۔

(مبارک مصلح الدین احمد سیکرٹری مجلس واقفین لاہور)

نیا تقرر

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مکرم حافظ عبد السلام صاحب کو وکیل الدیوان تحریک جدید مقرر فرمایا ہے۔ حافظ صاحب نے ۲۵ فروری سے اپنے کام کا چارج لے لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی تقرری مبارک فرمائے۔ اور ان کو خدمت دین کی توفیق بخشے۔

جملہ مجالس اپنی تبلیغی رپورٹیں مرکز میں بھجوایا کریں۔ (مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ)

قائداعظم کی شادی کے متعلق احراری افترا

(از حضرت نواب محمد علی خان رضی اللہ عنہ)

نواب محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ جو نواب ذوالفقار علی خان کے برادر بزرگ اور ہمارے بھائی نواب زادہ خورشید علی خان کے تایا تھے۔ ۱۹۴۵ء کے اوائل میں ہی فوت ہو گئے۔ یہ عقائد کے اعتبار سے احمدی تھے۔ اور مدت دراز سے قادیان میں ہی سکونت رکھتے تھے۔ انتقال سے کسی قدر پہلے لاہور تشریف لائے۔ مجھ سے اور مہر صاحب سے اکثر مسائل پر تبادلۂ خیالات کرتے اور بے حد شفقت سے پیش آتے۔ ایسے باوضع اور روشن خیال اور نیک دل بزرگ آجکل کے زمانے میں شاذ نظر آتے ہیں۔ مجھے کئی سال سے برسات کے موسم میں آم بھیجا کرتے تھے۔ اور آموں کے انتخاب میں بھی انتہائی خوش ذوقی کا ثبوت دیتے تھے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اراضی ربوہ کے مقاطعہ گیران توجہ فرمائیں

اعلان کیا گیا تھا کہ یکم مارچ ۱۹۵۲ء تک احباب اپنے ریزرو شدہ قطعات کا قبضہ حاصل کریں۔ لیکن احباب کی سہولت کے لئے یہ تاریخ مجلس مشاورت تک ملتوی کر دی گئی ہے۔ احباب مجلس مشاورت تک اپنے قبضہ جات حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ جو احباب مجلس مشاورت کے موقعہ پر ہی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ قبل از وقت دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ اس وقت تک کاغذات تیار کر لئے جائیں۔

(۲) الاٹمنٹ پیپر بذریعہ ڈاک بھی بھجوایا جا سکتا ہے۔ چونکہ ہر قبضہ حاصل کرنے کے لئے ۳ روپے فیس نشاندہی داخل کرنا ضروری ہے۔ اس لئے جو احباب بذریعہ ڈاک اپنا الاٹمنٹ پیپر حاصل کرنا چاہیں وہ ۳ روپے بطور فیس نشان دہی داخل خزانہ فرما کر کوپن نمبر اور تاریخ سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کا الاٹمنٹ تیار کر کے بذریعہ ڈاک انہیں بھجوایا جا سکے۔

۱۵ اپریل کے بعد جن احباب نے قبضے حاصل نہ کئے ہوں گے ان کا معاملہ الاٹمنٹ کمیٹی میں پیش کر دیا جائے گا۔ تاکہ ان کی جگہ دوسرے دوست جگہ حاصل کر کے قبضہ لیں اور مکان تعمیر کر سکیں۔

(نائب وکیل المال (جائداد) ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کچھ عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ کئی ماہ سے حالت بہت خراب ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار حافظ محمد عبد اللہ ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی مڈل سکول مڑھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ (۲) بابو محمد سلطان صاحب کلرک جنرل پوسٹ آفس لاہور کا اکلوتا بچہ کئی دنوں سے سخت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (۳) میرے بھائی چوہدری عنایت اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی اور ان کے لڑکے چوہدری بشیر احمد صاحب بی۔ اے پر ایک قتل کا مقدمہ ہے۔ تاریخ مقدمہ ۱۱-۳-۵۲ ہے۔ دوست بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ ہدایت اللہ مسجد احمدیہ لائل پور (۴) مجھ پر قتل کا مقدمہ ہو گیا ہے۔ تاریخ ۸ مارچ ہے۔ احباب میرے باعزت بری ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد ارشاد مومن کے چٹھہ (۵) خاکسار کی اہلیہ دس روز سے سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الکریم کراچی ۳۱ (۶) میرے بھائی شریف احمد صاحب نیر سیکرٹری تبلیغ ڈرگ روڈ کراچی عرصہ ½۲ ماہ سے کراچی ہسپتال میں بوجہ فالج زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

میاں غلام احمد سٹینو گرافر لائل پور

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۵۲ء سیالکوٹ میں عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ربوہ سے ایک مختصر برات اتوار کے روز سیالکوٹ پہونچی۔ اور اگلے روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اور اسلام اور احمدیت کے لئے ثمرات حسنہ کا موجب کرے۔

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

گہرا احساس متحدہ محاذ کا پیدا ہو گیا ہے۔ اس لئے اگر نادانی سے ہمارے علمائے دین پھر فرقہ وارانہ سانپ کی پٹاری کا منہ کھول دیا۔ تو یہ متحدہ محاذ منتشر ہو جائے گا۔ اور تمام شیرازہ بکھر جائے گا بے شک قرآن کریم نے سیاسی اخلاق کے متعلق بھی تلقین فرمائی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ اپنے نظریات کو لے کر کوئی مخصوص پارٹی کھڑی ہو اور اپنے مزعومہ صالحیت کے معیار کو حکومتی اقتدار کے ذریعہ کسی ملک کے رہنے والوں پر یا تمام دنیا کے مسلمانوں پر ٹھونسنے کی کوشش کرے۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۴ مارچ ۱۹۵۲ء

وزارتِ خارجہ

"خارجہ پالیسی" کے زیرعنوان سول ملٹری گزٹ نے اپنی اشاعت مورخہ ۲ مارچ میں ایک افتتاحیہ لکھا ہے۔ جس کا تقریباً لفظی ترجمہ ہم بلا تبصرہ ذیل میں درج کرتے ہیں

"جہاں مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ کے اسلامی ممالک چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان کو مسلم اقوام کے حقوق اور آزادی کا پُرجوش اور ذمہ دار وکیل تسلیم کرتے ہیں۔ ہمارے ملکی پریس کا بایاں بازو آپ کی عالیہ مصروفیات میں "خطرہ" کی بُو محسوس کرتا ہے۔ اور ملک و قوم کو اس کے متعلق انتباہ کرنا مناسب خیال کر رہا ہے۔ حالانکہ چوہدری ظفر اللہ خان نے ہی لنڈن میں برطانوی وزیر خارجہ کے ساتھ گفت و شنید سے برطانیہ کو سرزمین مصر سے اپنی فوجیں نکالنے پر آمادہ کیا ہے۔ جو سیاسی کمال کا ایک شاہکار ہے اور جسے قاہرہ کے مشہور اخبار "الاہرام" نے عظیم کارنامہ بیان کیا ہے۔ آپ نے برطانوی مصری سمجھوتہ کے متعلق اپنی کوششیں مصر میں بھی جاری رکھیں۔ جہاں آپ کی گفت و شنید کو "تمام مشرقی ممالک کے لئے نہائت مفید" بیان کیا گیا ہے۔ آپ اپنی واپسی کے دوران میں خاص طور پر انقرہ گئے۔ تاکہ ترکیہ اور عربی ممالک کو ایک دوسرے کے نزدیک لایا جاسکے۔ جن کے باہمی تعلقات عرصہ سے خراب چلے آرہے ہیں۔

قاہرہ میں شمالی افریقہ کے لیڈر آپ کی آمد کا بے چینی سے انتظار کر رہے تھے۔ تاکہ وہ اپنے ملک کے موجودہ حالات سے انہیں آگاہ کریں۔ اور پاکستان نے جو امداد ان کو جمعیۃ کاموں میں اب تک دی ہے۔ اس کا شکریہ ادا کریں۔ آپ انقرہ کے علاوہ دمشق اور بیروت بھی تشریف لیگئے تاکہ مشترکہ معاملات کے متعلق باہمی مشورہ کی بات چیت کریں۔ اور آپ نے چاروں ملکوں۔ ترکیہ، شام لبنان اور مصر میں جہاں جہاں آپ گئے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے مصر میں ایک پریس کانفرنس میں اظہار کیا محسوس کیا کہ مشرقی ممالک کے معاملات پر ان ممالک اور پاکستان میں کلی طور پر اتحاد خیال ہے۔ قاہرہ میں آپ نے پاکستان کی اس پالیسی کے مطابق جو اس نے اپنے معرض وجود میں آنے کے وقت سے اختیار کر رکھی ہے مسلم بلاک کے امکانی وجود کے لئے پہلا ٹھوس قدم اس طرح اٹھایا کہ آپ نے تمام اسلامی ممالک کو دعوت دی۔ کہ وہ ایک عملی ابتدا کی طرح اس طرح ڈالیں کہ امور مشترکہ میں تمام اسلامی ممالک ایک "مشاورتی سسٹم" بنائیں۔ آپ نے اس موقعہ پر فرمایا کہ اگرچہ تمام اسلامی دنیا میں اخوت اور وحدت تقدیر کا شعور پائدار اور مضبوط ہے۔ مگر موجودہ خطرہ سے بچ نکلنے کے لئے لازمی ہے کہ اب اسلامی ممالک کو پورے عزم کے ساتھ اپنی روحانی اور ثقافتی وحدت کے شعور کو عملی سیاست کا جامہ پہنایا چاہئے۔ اس منزل مقصود کی طرف بطور پہلے ٹھوس قدم کے آپ نے مشورہ دیا۔ کہ "ایسے تمام معاملات کے متعلق ایک مشاورتی منصوبہ پر عمل کیا جائے۔ جو یکساں طور سے سب پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ آپ نے پاکستان کی پالیسی کو ایسے الفاظ میں دہرایا کہ جب بھی کبھی اسلامی بلاک معرض وجود میں آیا۔ تو یہی الفاظ کونہ کا پتھر بنیں گے اور اس لحاظ سے اس قابل ہیں کہ انہیں یہاں ذرا تفصیل سے درج کیا جائے آپ نے فرمایا۔

"جو لوگ ان حکمت عملیوں کا علم رکھتے ہیں۔ جن پر پاکستان اپنے قیام کے روز اول سے ہی کاربند رہا ہے جانتے ہیں کہ ہمارے سیاسی مذہب کا ایک اعتقادی اصول اسلامی ممالک کا باہمی اتحاد ہے

ہمارا ایمان ہے کہ مذہبی اور متحدہ ثقافتی بندھن جو تمام مسلمانوں کو ایک رشتہ اخوت میں باندھتے ہیں۔ ہر معنی کے لحاظ سے ایک حقیقت ہیں۔ ایک ایسی حقیقت جو تمام روزانہ متحدہ مفادات سے کہیں زیادہ پائدار خصوصیت کی حامل ہے۔ باوجودیکہ ہماری موجودہ تاریخ میں یہ حقیقت کما حقہ نمایاں اور واضح نہیں۔ پھر بھی ہمارے دلوں میں کبھی مردہ نہیں ہوئی۔ اور میرے لئے یہ باعث مسرت ہے کہ آج باہمی رشتہ اخوت اور وحدت تقدیر کا شعور جو تمام نسلی۔ لسانی۔ اور جغرافیائی حدود کے تشخص سے زیادہ مضبوط ہیں۔ ہمارے درمیان ایسا ہی گہرا ہے۔ جیسا کہ ہماری تاریخ میں کسی وقت تھا اور دوسرے ملکوں کے مسلمانوں میں بھی اتنا ہی مضبوط ہے جتنا کہ پاکستان میں ہے۔"

یہ امید افزا پُر اعتماد اور جرأت مندانہ الفاظ جو اسلامی دنیا کے لئے ایک نئی تقدیر کا باب کھول لئے ہیں۔ نہائت پُر اثر ثابت ہوئے۔ اور اے۔ پی۔ پی کے قاہرہ کے نامہ نگار کی رپورٹ کے مطابق عربی دنیا کے تمام لیڈر چوہدری ظفر اللہ خان کی سیاسی اتحاد کی دعوت کا استقبال کرنے میں یکزبان تھے اور رائے عامہ نے ان فوائد کی اہمیت پر پورا زور دیا۔ جو ایسا اتحاد اسلامی اقوام کے لئے لائے گا۔ بلکہ یہ کاروبار جس کے لئے ہر پاکستانی اس لئے بجا طور پر فخر کر سکتا ہے کہ یہ ہمارے ملک کا احیائے اسلام کی عالمگیر کشمکش میں ایک عدیم النظیر حصہ ہے۔ ہمارے بائیں بازو کے دوستوں کی پسند کے مطابق نہیں ہے۔ جو صرف اس وقت خوش ہو سکتے ہیں۔ جب کہیں انتشار۔ پراگندگی ہڑتالیں۔ مظاہرے۔ فسادات اور شورشیں رونما ہوں۔ مشرقی پاکستان میں اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے۔ ان کی دلی خواہشات کی تسلی کا باعث ہے۔ جہاں مسئلہ زبان شاید آئندہ کچھ عرصہ تک انہیں مصائب اور بدنظمی کی ایک اچھی خاصی فصل کی امید دلا رہا ہے۔ متحدہ اسلام کی ایک متحدہ محاذ کی صورت میں دنیا کے میدان کارزار میں آمد ان کے دلپسند نقشۂ دنیا میں کسی وجہ سے موزون نہیں بیٹھتی۔

علماء اور ظفر اللہ خان کی تجویز

چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اپنی قاہرہ والی کانفرنس میں جو "مشاورتی سسٹم" کی تجویز پیش کی ہے۔ وہ نہ صرف اسلامی سیاسی حلقوں میں مقبول ہوئی ہے۔ بلکہ علمائے اسلام نے بھی اس کو بہت سراہا ہے۔ چنانچہ پشاور میں احتفال العلماء کے وفد کی طرف سے ترجمانی کرتے ہوئے جناب علامہ آیت اللہ شیخ کاشف الغطا نمائندہ علمائے عراق نے اے۔ پی۔ پی کو ایک ملاقات میں بتایا کہ "چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی تجویز کہ تمام اسلامی ممالک کو ایک مشاورتی سسٹم معرض وجود میں لانا چاہیئے۔ ہمارے نزدیک "نہائت خوب اور وزندار ہے"۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تجویز مذہبی عقلی اور سیاسی ہر لحاظ سے وزندار ہے۔ یہ ہمارے دین سے عین مطابقت رکھتی ہے جو ہمیں سکھاتا ہے۔ کہ ہر معاملہ میں باہم مشورہ کر لینا چاہیئے۔"

اس سے واضح ہے کہ تمام اسلامی دنیا کے نہ صرف سیاسی راہنما بلکہ تمام دینی راہنما بھی چوہدری ظفر اللہ خان کی اس تجویز کے مداح ہیں۔ اور آپ کو صرف سیاسی لحاظ سے ہی تمام اسلامی دنیا کا اعتماد حاصل نہیں۔ بلکہ اسلامی شریعت کی واقفیت کے لحاظ سے بھی حاصل ہے۔

ہمیں یقین ہے جیسا کہ سول ملٹری گزٹ کے افتتاحیہ میں کہا گیا ہے۔ اگر اسلامی ممالک نے چوہدری ظفر اللہ خان کی اس تجویز کو بطور اسلامی بلاک کی بنیاد کے اختیار کر لیا۔ تو نہ صرف اسلامی ممالک کا بلکہ اسلام کا وقار بھی دنیا میں بڑھ جائے گا۔ اور مغربی قومیں جو آج اسلامی ممالک کو صرف اپنے آسان شکار کی نگاہ سے دیکھتی ہیں ناجائز تجاوز کی کارروائیوں کو ذرا سوچ سمجھ کر جامۂ عمل پہنانے کی سعی و کوشش کیا کریں گی۔ ہمیں یقین ہے کہ اس طرح اسلامی ممالک اپنا کھویا ہوا وقار پھر دنیا میں حاصل کرنے کے قابل ہو جائیں گے بشرطیکہ سیاسی لیڈر اور علمائے اسلام کہلانے والے اس کو نسلی۔ لسانی اور اعتقادی فرقہ وارانہ خانہ جنگی کا میدان وغارزار بنا ڈالیں

یہاں ہم اسلامی ممالک کے علماء کی خدمت میں ایک درخواست بھی کرنا چاہتے ہیں کہ اگرچہ ہمارا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ علمائے دین کو خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں سیاست میں حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ ایسا کرنا نہ صرف اسلام کی منشاء کے مطابق ہے۔ اور نہ موجودہ دنیا کے حالات بھی یہ چاہتے ہیں۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ علمائے دین کو اپنی توجہ زیادہ تر مسلمانوں کی تربیت اور تبلیغ اسلام کی طرف مبذول کرنا چاہیئے اور اندرونی اور بیرونی سیاسی امور میں صرف اسلامی اخلاقی راہنمائی کی حد تک ہی حصہ لینا چاہیئے۔ اور یہ کوشش نہیں کرنا چاہیئے کہ اقتدار کی باگ ڈور انکے یا ان کی جماعت کے ہاتھ میں ہی آئے۔ جیسا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ مصر وغیرہ ممالک میں اخوان المسلمین وغیرہ جماعتیں اس وقت چاہتی ہیں۔ ہمارے نزدیک ایسی جماعتیں اندرونی فسادات کا باعث ہونے کے سوا اور کچھ بھی نہیں کرسکتیں۔ اسلام میں ایسی پارٹی بازی سخت ممنوع ہے۔ اور خواہ کوئی ایسی پارٹی کتنی بھی خلوص دلی سے کام کرے۔ اگر وہ ملکی اقتدار ہاتھ میں لینے کی کوشش کریگی تو نہ صرف اس کی کوشش اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی ہوگی۔ بلکہ اتحاد بین المسلمین کے نقطۂ نظر سے بھی نہائت ضرر رساں ہوگا۔

اس بات کو سمجھنے کے لئے ہمیں اسلامی تاریخ پر ایکبار نظر دوڑانی چاہیئے ہمیں معلوم ہو گا کہ اسلامی اقوام کے انحطاط کا سب سے بڑا باعث مختلف اسلامی فرقوں کی باہمی رقابت اور چپقلش رہی ہے۔ رفتہ رفتہ مشترکہ مصائب نے اسلامی ممالک کو سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اور خدا کے فضل اور رحم سے جیسا کہ چوہدری ظفر اللہ خان نے محسوس کیا ہے۔ تمام اسلامی ممالک آج اپنے مشترکہ مصائب کی تلخی یکساں طور پر محسوس کر رہے ہیں۔ اور اس وجہ سے ان میں ایک نہائت

(باقی دیکھیں صـ۳ پر)

”اظہارِ حق“

منقول از ”التبلیغ“ ربوہ ۲۶ر فروری ۱۹۵۲ء

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کو پرکھنے کے متعلق ایک معزز غیر احمدی مولوی سمیع اللہ خاں صاحب فاروقی جالندھری کا ایک ٹریکٹ مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت ہماری نظر سے گذرا اس میں کوئی تاریخ اشاعت درج نہیں۔ لیکن مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف نے یہ ٹریکٹ تقسیم ملک سے چند سال پہلے اسلامی فرقوں کا بغض و عناد دُور کرکے ان کو متحد و متفق بنانے کی غرض سے ندیم پرنٹنگ پریس امرتسر میں باہتمام سید مسلم حسن صاحب زیدی شائع کیا تھا تا اسلامی فرقوں کو آپس میں حد سے بڑھے ہوئے عناد و شقاق کی وجہ سے سیاسی نقصان نہ پہنچے اگرچہ یہ ٹریکٹ اس قابل ہے کہ شروع سے لیکر آخر تک ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جائے مگر ”التبلیغ“ کے صفحات کی قلت کے سبب ہم سردست صرف حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیشگوئیوں کا ایک حصہ فاضل مصنف ہی کے الفاظ میں پیش کرکے امید کرتے کہ قارئین کرام اس پر خالی الذہن اور جویائے حق بن کر غور فرمائینگے

(ایڈیٹر)

”مرزا صاحب کی پیشگوئیوں کی تعداد تو بہت کثیر ہے (۱) ان میں سے اکثر ایسی ہیں جو گھریلو معاملات سے تعلق رکھتی ہیں، اس لئے ان کی صداقت کو پرکھنا ہمارے لئے مشکل ہی نہیں بلکہ محالی ہے (۲) ان میں سے بعض ایسی ہیں جن کا تعلق مرزا صاحب کے احباب یا مریدوں سے ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کے دوستوں یا تابعداروں کی شہادت غیر جانبدارانہ نہیں ہوسکتی۔ اس لئے ہم ان پر بھی کوئی صحیح رائے قائم کرنے سے قاصر ہیں (۳) بعض پیشگوئیاں ایسی ہیں۔ جن کا صحیح مطلب خود مرزا صاحب بھی نہیں سمجھ سکے اس لئے ان کے متعلق بھی رائے زنی کرنا قطعاً بے سود و بے معنی ہے (۴) بعض پیشگوئیاں ایسے وقت میں شائع کی گئیں جب کہ نتیجہ نکل چکا تھا۔ اسلئے ایک مخالف انہیں بھی بناوٹی اور وضعی قرار دے سکتا ہے اسلئے ہم ان کے متعلق بھی تحقیق کرنا ضروری نہیں سمجھتے (۵) بعض پیشگوئی مبہم الفاظ میں ہیں۔ اس لئے ہم ان کو بھی نظر انداز کرتے ہیں (۶) بعض پیشگوئیوں میں وقت یا زمانہ کی کوئی قید نہیں لگائی گئی۔ اس لئے ان کے متعلق کوئی رائے قائم کرنا بھی مشکل ہے (۷) بعض پیشگوئیاں ایسی ہیں جن کی نسبت قرائن پہلے ہی سے موجود تھے۔ اس لئے ان پیشگوئیوں کو ہم الہامی کی بجائے عقلی پیشگوئیاں کہنے میں زیادہ حق بجانب ہوسکتے ہیں (۸) بعض پیشگوئیاں ایسی بھی ہیں جو حیرت انگیز طریق پر پوری ہوتی ہیں۔ اور ان کو دیکھکر تعجب ہوتا ہے کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک شخص کئی کئی سال پہلے ایسی محیر العقول باتیں کہدے جن کی نسبت بظاہر کوئی قرائن بھی موجود نہ ہوں

مرزا صاحب کی پیشگوئیاں

(۱) ۱۸۹۳ء میں مرزا صاحب کو معلوم ہوا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مرنے سے پہلے میرا مومن ہونا تسلیم کرلیں گے۔ اس پیشگوئی کے پورے بیس برس بعد ۱۹۱۴ء میں جبکہ مرزا صاحب کو فوت ہوئے چھ برس گذر چکے تھے۔ گوجرانوالہ کی ایک عدالت میں بیان دیتے ہوئے تسلیم کرلیا کہ فرقہ احمدیہ بھی قرآن اور حدیث کو مانتا ہے۔ اور ہمارا فرقہ کسی ایسے فرقے کو جو قرآن اور حدیث کو مانے کافر نہیں کہتا (دیکھو مقدمہ ۱۳۰ بعدالت لالہ دیو کی نند مجسٹریٹ درجہ اول)

واضح رہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مرزا صاحب کے سخت مخالف تھے حتی کہ آپ نے مرزا صاحب پر کفر کے فتوے لگائے۔ عین اس زمانہ میں مرزا صاحب نے پیشگوئی کی کہ مولانا موصوف وفات سے قبل میرا مومن ہونا تسلیم کرلیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مولوی صاحب کو عدالت میں یہ بیان دینا پڑا کہ ان کا فرقہ جماعت مرزائیہ کو مطلقاً کافر نہیں کہتا۔ یہ ایک ایسا بدیہی نشان ہے جس سے انکار نہیں ہوسکتا

(۲) پنڈت لیکھرام کی وفات کی مرزا صاحب نے پیشگوئی کی اور کہا کہ ”عید اس نشان کے دن سے بہت قریب ہوگی“ یعنی لیکھرام کی وفات اور عید کا دن متصل ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور پنڈت لیکھرام عید کے دوسرے دن قتل ہوئے۔ یقیناً یہ بات انسان کے بس کی نہیں ہے ایک شخص عرصہ پہلے یہ کہدے کہ فلاں شخص فلاں موقع پر قتل ہوگا۔ اور پھر ایسا ہی ہو۔ یقیناً اس قسم کے واقعات انسانی عقل سے بہت بالا ہیں

(۳) ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو لاہور میں جلسہ مذاہب ہونیوالا تھا۔ جس میں دوسرے مذاہب کے نمائندوں کے علاوہ مرزا صاحب نے بھی تقریر کرنی تھی۔ عجیب بات یہ ہے کہ ۲۱ر دسمبر ۱۸۹۶ء کو مرزا صاحب کو بقول ان کے اللہ تعالےٰ سے اطلاع ملی کہ ان کا مضمون سب سے بلند رہے گا۔ چنانچہ اسی روز آپ نے اشتہار کے ذریعہ اعلان بھی کردیا۔ کہ ہمارا ہی مضمون غالب رہے گا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب کا مضمون بہت بلند تھا۔ خود صدر جلسہ نے جلسہ کی کارروائی کی جو رپورٹ مرتب کی اس میں بھی اس مضمون کی خوبیوں کا اعتراف کیا

یہ ایسی باتیں نہیں ہیں۔ جنہیں اتفاقی کہا جائے ایک شخص کئی روز پہلے یہ اعلان کرتا ہے کہ اس کا مضمون سب پر بازی لے جائے گا۔ حالانکہ دوسرے مقرر بھی کچھ کم پایہ کے لوگ نہ تھے۔ بالفرض اسمیں تصرف الٰہی کے کرشمے نمودار ہیں

(۴) ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء کو آپ نے رویا دیکھا ”آہ نادر شاہ کہاں گیا“ یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ نادر شاہ ابھی بچہ ہی ہوگا۔ اور اس وقت دنیا کے تمام بادشاہوں میں کوئی نادر شاہ بادشاہ نہ تھا لیکن حیرانی ہے کہ بعد میں ایک شخص غیر متوقع طور پر نادر خاں سے نادر شاہ بنا اور طبعی موت سے بھی نہ مرا بلکہ ایسے طریق سے قتل ہوا کہ اسوقت ہر زبان پر یہی الفاظ جاری تھے کہ ”آہ نادر شاہ کہاں گیا“

یہ اس قسم کی باتیں ہیں جنھیں کوئی انسان قرائن سے نہیں سمجھ سکتا۔ اور بغیر تصرف الٰہی کے ۱۹۳۰ء میں ہونے والے ایک واقعہ کی خبر ۱۹۰۵ء میں دینا ناممکن ہے۔ پس اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اس اطلاع میں خدا تعالےٰ کا تصرف کام کررہا تھا۔

(۵) مرزا صاحب کو الہام ہوتا ہے غُلبت الروم فی ادنی الارض ......الخ اور یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی ہے۔ اگر تصرف الٰہی کام نہیں کرتا تو یہ کس طرح ممکن ہوسکتا ہے کہ ایک شخص عرصہ پہلے ایک ایسی بات کہدے جس کے حصول میں اسے مطلق کوئی دسترس حاصل نہ ہو اور پھر وہ بات بجنسہ پوری بھی ہوجائے۔ روم کے معاملہ میں مرزا صاحب یا آپ کی جماعت کو ذرہ بھر بھی دخل حاصل نہ تھا۔ روم کے مغلوب ہونے میں مرزائیوں کا کچھ بھی ہاتھ نہ ہوسکتا تھا اور پھر مغلوب ہونے کے بعد دوبارہ غلبہ حاصل کرنے میں بھی مرزائیوں کی کوئی طاقت بروئے کار نہ آسکتی تھی لیکن اس کا باعث یہی ہے کہ عالم الغیب کی طرف سے اس کو بالا پیشگوئی کی گئی جسنے تھوڑا ہی عرصہ بعد پوری ہوکر لوگوں کو محوِ حیرت کردیا

(۶) دسمبر ۱۹۰۵ء میں آپ کو اطلاع ملتی ہے کہ ”میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا۔ اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے“!

اس پیشگوئی کو پڑھو اور بار بار پڑھو اور پھر ایمان سے کہو کہ کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ اس وقت موجودہ خلیفہ ابھی بچے ہی تھے۔ اور مرزا صاحب کی جانب سے انہیں خلیفہ مقرر کرانے کے لئے کسی قسم کی وصیت بھی نہ کی گئی تھی۔ بلکہ خلافت عامہ کا انتخاب رائے عامہ پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ چنانچہ اس وقت اکثریت نے حکیم نور الدین صاحب کو خلیفہ تسلیم کرلیا۔ جس پر مخالفین نے محولہ صدر پیشگوئی کا مذاق بھی اڑایا۔ لیکن حکیم صاحب کی وفات کے بعد مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ مقرر ہوئے اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کے زمانہ میں احمدیت نے جس قدر ترقی کی وہ حیرت انگیز ہے۔

خود مرزا صاحب کے وقت میں احمدیوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ خلیفہ نور الدین صاحب کے وقت میں بھی خاص ترقی نہ ہوئی تھی۔ لیکن موجودہ خلیفہ کے وقت میں مرزائیت قریباً دنیا کے ہر خطہ تک پہنچ گئی۔ اور حالات یہ بتلاتے ہیں کہ آئندہ مردم شماری میں مرزائیوں کی تعداد ۱۹۳۱ء کی نسبت دگنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ بحالیکہ اس عہد میں مخالفین کی جانب سے مرزائیت کے استیصال کے لئے جس قدر منظم کوششیں ہوئی ہیں۔ پہلے کبھی نہ ہوئی تھیں۔

الغرض آپ کی ذریت میں سے ایک شخص پیشگوئی کے مطابق جماعت کے انتظام کے لئے قائم کیا گیا۔ اور اس کے ذریعہ سے جماعت کو حیرت انگیز ترقی ہوئی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی بھی من وعن پوری ہوئی۔

(۷) اپریل ۱۹۰۶ء[1] میں آپ کو اطلاع ملی کہ ”تزلزل در ابواب[2] کسریٰ افتاد“۔ اس پیشگوئی کی اشاعت سے تھوڑا ہی عرصہ بعد شاہ ایران تخت سے معزول کئے گئے۔ اور یہ پیشگوئی پوری ہوگئی

(۸) ۱۹۰۵ء میں لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کردیا۔ وائسرائے بہادر کے اس اقدام سے بنگالی مشتعل ہوگئے اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ بنگال کو دوبارہ متحد کردیا جائے۔ وائسرائے نے انکار کیا۔ بنگالیوں نے ایجی ٹیشن شروع کردی۔ چنانچہ صوبہ بنگال میں تشدد کا دور دورہ شروع ہوگیا۔ انارکسٹ پارٹی نے بم سازی اور بمباری شروع کردی۔ کئی انگریزوں کی جانیں ضائع ہوئیں

(باقی صفحہ ۶ پر)

[1] یہ تاریخ درست نہیں۔ تاریخ پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء ہے نہ کہ ۱۹۰۵ء۔ اور یہ پیشگوئی سبز اشتہار کے نام سے معروف ہے اور بچے کی پیدائش سے کئی سال قبل کی گئی تھی

[2] پیشگوئی میں بجائے ابواب کے ”ایوان“ ہے

(ایڈیٹر)

احمدیت ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو ظاہر کر سکتی ہے

از مکرم عبدالحمید صاحب آصف ربوہ

مخالفین احمدیت نے احمدیت کی صداقت کو جانچنے کے لئے کبھی اس نقطۂ نگاہ سے غور ہی نہیں کیا کہ کیا یہ تحریک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرتی ہے یا نہیں اگر وہ احمدیت کو اس نقطۂ نگاہ سے دیکھتے تو ضرور حقیقت کو پا لیتے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بارہا اپنی کتابوں میں اس امر کو صراحت سے پیش کیا ہے اور اپنے نشانات اور معجزات کو بیان کرتے ہوئے بار بار یہ لکھا ہے کہ یہ سب کچھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظہور میں آیا اور اپنی آمد کی غرض ہی یہ بیان فرمائی ہے کہ آپ کا آنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تائید کے لئے ہے اور آپ کو جو کچھ انعامات خدا تعالے نے دئیے ہیں وہ سب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

(۱) ”درحقیقت ہمارے اس زمانے نے دنیا کے ہر ایک پہلو میں سہولت کا ایک نیا رنگ ظاہر کر دیا ہے۔ ہر ایک کام کے لئے مشینیں تیار ہو گئی ہیں۔ جس قدر جلدی سے اب ہم کتابیں چھاپ سکتے ہیں اور پھر ہم ان کو دور دور مقامات تک شائع کر سکتے ہیں اور شائع شدہ کتابوں کو دیکھ سکتے ہیں اور ہزار ہا اغراض دینی میں صنائع جدیدہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور تمام دنیا کی سیر کر سکتے ہیں یہ سہولت کامل پہلے کسی نبی یا رسول کو ہرگز نہیں ہوئی مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس سے باہر ہیں کیونکہ جو کچھ مجھے دیا گیا وہ انہیں کا ہے۔“

(نزول المسیح صفحہ ۲۳ طبع دوم)

۲ ”خدا تعالے کے فرستادوں سے دلستہ بڑ پھیرنا ایسا امر نہیں ہے کہ اس پر کوئی گرفت نہ ہو۔ اس گناہ کا دادخواہ میں نہیں ہوں بلکہ ایک ہی ہے جس کی تائید کے لئے میں بھیجا گیا۔ یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۸)

۳ ”ہزار ہا نشان خدا تعالےٰ نے محض اس لئے مجھے دئیے ہیں کہ تا دشمن معلوم کرے کہ دین اسلام سچا ہے۔ میں اپنی کوئی عزت نہیں چاہتا بلکہ اس کی عزت چاہتا ہوں جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۶)

۴ ”اس زمانہ میں بھی اس پاک نبی (یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم) کی بہت توہین کی گئی۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی غیرت نے جوش مارا اور سب گذشتہ زمانوں سے زیادہ جوش مارا اور مجھے اس نے مسیح موعود کر کے بھیجا تا کہ میں اس کی نبوت کے لئے تمام دنیا میں گواہی دوں۔“

(حقیقۃ الوحی اشتہار بنام پادریان صفحہ ۷)

(۵) ”ایک وہ زمانہ تھا کہ پادری لوگ محض اپنے تعصب سے یہ بکواس کرتے تھے کہ قرآن شریف میں کوئی پیشگوئی نہیں اور علمائے اسلام جواب تو دیتے تھے مگر سچ بات تو یہ ہے کہ پیشگوئیوں اور خوارق کے منکر کا جواب دینا اسی شخص کا کام ہے جو پیشگوئی دکھلا بھی سکے ورنہ محض باتوں سے یہ تنازعہ فیصلہ نہیں پاتا پس جبکہ پادریوں کی تکذیب انتہا تک پہنچ گئی تو خدا نے حجت محمدیہ پوری کرنے کے لئے مجھے بھیجا۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۳)

مندرجہ پانچ حوالوں سے جو ”مشتے نمونہ از خروارے“ کے مصداق ہیں۔ ناظرین پر یہ امر ظاہر ہو چکا ہوگا۔ کہ بانی احمدیت کی آمد کی غرض محض اسلام کی تائید اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت کے اظہار کے لئے تھی۔ اس نقطۂ نگاہ سے احمدیت کی صداقت کو پرکھنا چاہیئے۔

ہمارے غیر احمدی دوست خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں وہ اور ان کے علماء اگر اس نقطۂ نگاہ سے احمدیت کا مطالعہ کریں اور ان پر یہ امر ثابت ہو جائے کہ احمدیت اسلام کی تائید نہیں کرتی بلکہ (نعوذ باللہ) مخالفت کرتی ہے۔ احمدیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت کے اظہار کا باعث نہیں بلکہ (نعوذ باللہ) ہتک کا باعث ہے تو بے شک ان کا حق ہوگا کہ وہ آئندہ احمدیت کی مخالفت اس نقطۂ نگاہ سے کریں تا ان کا یہ فعل اسلام کی تائید میں ہو اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کا باعث ہو۔ لیکن یہ ناممکن ہے کہ ایک تعصب سے پاک آنکھ احمدیت کے اندر اسلام کی تائید اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے سینکڑوں نہیں ہزاروں لاکھوں بے شمار نشانات کا مشاہدہ نہ کرے۔ مگر ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ چشم بینا ہو اندھی آنکھ نہ ہو۔

کھوٹے کھرے کو پرکھنا ہر ایک کا کام نہیں یہ ایک فن ہے اور یہ جانچ پڑتال وہی کر سکتا ہے جو کھرے سکہ کی علامات کو جانتا ہے اس لئے ہر وہ شخص جو احمدیت کی صداقت کو پرکھنا چاہتا ہے اس کو پہلے یہ علم ہونا چاہیئے کہ اسلام کی تائید آجکل کے زمانہ میں کن امور سے ہو سکتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و صداقت کا اظہار آج کن نشانات سے ہو سکتا ہے۔ جب وہ ان دلائل و براہین سے واقف ہو جائے۔ تو پھر وہ احمدیت کا مطالعہ کرے تو خدا تعالےٰ کے فضل سے اسلام کی تائید احمدیت کے اندر پائے گا۔ اور اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت کے اظہار کیلئے زندہ نشانات احمدیت ہی میں ملیں گے۔

لیکن افسوس تو یہ ہے کہ ہم ایک مامور زمانہ کی صداقت کو جانچنے سے قبل یہ نہیں جاننا چاہتے کہ صادق اور راستباز آدمی کی علامات کیا ہیں۔ کئی دفعہ مجھے اچھے تعلیم یافتہ دوست احباب سے گفتگو کا موقعہ ملا ہے اور میں نے انہیں اس بات کی دعوت دی ہے کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو سب سچوں کے سردار تھے کی صداقت کے دلائل بتائیں جو دلائل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ہوں گے۔ انہی سے ہم حضرت بانی احمدیت کی صداقت ثابت کر دیں گے۔ لیکن ۱۶ سال کا عرصہ مجھے احمدیت کی تبلیغ کرتے ہوئے ہو گیا ہے۔ آج تک مجھے ایک مسلمان بھی ایسا نہیں ملا کہ جس نے میرے سوال کا تسلی بخش جواب دیا ہو۔

اس لئے وہ مسلمان جو اسلام کا درد دل میں رکھتے ہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدار ہیں۔ ان کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ اپنے تمام دوسرے فرائض پیچھے ڈالتے ہوئے پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے دلائل کو جانیں اور اس بات کا مطالعہ کریں کہ موجودہ زمانہ میں جب اسلام کمزور ہو گیا ہے۔ اس کو طاقت دینے کے لئے اس کو دوسرے تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے کن ذرائع کی ضرورت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نور کو جو دنیا سے اوجھل ہو گیا ہے کس طرح پھر دنیا کے چاروں گوشوں میں روشن کیا جائے اور اس کے بعد یہ دیکھیں کہ اس زمانہ میں کونسا فرقہ ہے یا کونسی جماعت ہے جو اسلام کی تائید میں دن رات کمربستہ ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور صداقت کے اظہار کے لئے زندہ نشانات سے دنیا کو آپ کی صداقت و عظمت اور نبوت منوا رہی ہے۔

اگر اس نقطۂ نگاہ سے کوئی مسلمان بھی احمدیت کا اور دوسرے فرقوں کا مطالعہ کرے گا تو سوائے احمدیت کو قبول کرنے کے اس کیلئے کوئی چارہ کار نہیں ہوگا۔

قادیان سے اخبار ”بدر“ کا اجراء

احباب کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حکومت کی طرف سے اخبار ”بدر“ کی منظوری ہو چکی ہے۔ ۲۶ تاریخ کو باضابطہ اجازت مل جائے گی۔ اور انشاء اللہ العزیز پہلا پرچہ عنقریب شائع ہو جائیگا۔

دفتر اخبار ”بدر“ کو ابھی تک بہت ہی کم خریداری قبول کرنے والوں کی اطلاع آئی ہے۔ کیونکہ اکثر احباب کو پرچہ جاری ہونیکا انتظار تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد کہ:۔

”قادیان سے ایک اخبار ”بدر“ کے نام سے نکلنا شروع ہوا ہے...... دوستوں کو یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ اس وقت یہاں کے دوست نسبتاً زیادہ اچھی حالت میں ہیں۔ اس لئے وہ اخبار کی زیادہ سے زیادہ مدد کر سکتے ہیں۔ اور ان کی یہ مدد اخبار کی مالی حالت کو مضبوط کرنے کے علاوہ ہندوستان کی اسلام کی تبلیغ میں بڑی ممد ثابت ہوگی۔ پس یہ ایک ثواب کا فعل ہے۔ دوستوں کو ضرور اس اخبار کی مدد کرنی چاہیئے۔“

احباب کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے درخواست ہے کہ وہ خریداری قبول فرمانے کی دفتر ہٰذا کو جلد اطلاع فرمائیں۔ نیز اپنے حلقہ اثر میں بھی اس کی تحریک فرمائیں۔

مینیجر ”بدر“ قادیان

قادیان میں یوم مصلح موعود کی تقریب پر جلسہ

(از مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل معاون ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے عظیم الشان نشان آسمانی کے ظہور یعنی پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے قادیان دارالامان میں بھی نظارت دعوت و تبلیغ کے زیر اہتمام ایک جلسہ کا انتظام کیا گیا۔

یہ جلسہ مسجد اقصیٰ میں بوقت ۹ بجے صبح زیر صدارت مکرم جناب مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل امیر مقامی منعقد ہوا۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو مکرم حافظ عبد الرحمن صاحب درویش نے کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم "بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا" کو خوش الحانی کے ساتھ مکرم یونس احمد صاحب اسلم نے پڑھا۔

سب سے پہلی تقریر بعنوان "پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر" مکرم مولوی عبد الحق صاحب متعلم جامعۃ المبشرین قادیان کی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اس پیشگوئی کا پس منظر اپنے اندر دو پہلو رکھتا ہے۔ ایک بعید کا اور ایک قریب کا یعنی مصلح موعود کی پیدائش کے بارہ میں نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے بلکہ خود طالمود میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے بیٹے کے پیدا ہونے کا ذکر بھی پایا جاتا ہے پھر حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یتزوج و یولد لہ فرمایا۔ تو اس میں بھی اس طرف اشارہ تھا۔ کہ مبشر اولاد والا ایک خاص قریب پائے گی۔ پھر آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کن حالات میں ہوشیارپور میں عبادت الٰہی اور دعاؤں کے لئے چلہ کیا جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم الشان نشان آسمانی کی خبر دی جس کا ظہور مصلح موعود کی شکل میں اس وقت ہمارے اندر موجود ہے۔ مولوی صاحب کی تقریر کے بعد مولوی عمر علی صاحب متعلم جامعۃ المبشرین نے نفس پیشگوئی مصلح موعود ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل نے بعنوان "مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صلبی بیٹا ہوگا نیز تین کو چار کرنے والا کی تشریح" ایک مضبوط تقریر فرمائی جس میں بادلائل ثابت کیا کہ مصلح موعود کو حضور علیہ السلام کی صلبی اولاد میں سے ہی ہونا ضروری تھا۔ سو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود باجود سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی...... یہ علامت کہ تین کو چار کرنے والا کیونکر بلحاظ نسبتی حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ ہی تین کو چار کرنے والے ہیں۔ اور پھر آپ ہی کے ہاتھوں اسلامی مراکز کی تعداد کو تین سے چار کیا گیا یعنی مکہ مدینہ اور قادیان کے بعد ربوہ شریف میں مرکز کی بنیاد ڈالی گئی۔

اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جو حضور نے دعویٰ مصلح موعود کے بعد سب سے پہلی کہی۔ نظم کے بعد مکرم مولوی خورشید احمد صاحب متعلم منشی کلاس جامعۃ المبشرین قادیان نے "حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنی جماعت کی خاص تنظیم۔ تعلیم اور تربیت کرنا" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد مبارک میں کس طرح جماعت احمدیہ کی اعلیٰ تنظیم ہوئی۔ اور مجالس اطفال و خدام و انصار اور لجنہ اماء اللہ کی بنیاد ڈال کر خود جماعت کو اپنے اپنے طبقہ میں مصروف عمل کر دیا۔ پھر تعلیم کے اعتبار سے دینی اور دنیوی دونوں پہلوؤں سے ایک محکم انتظام کر دیا۔ پھر تربیتی پہلو سے بھی ایسے طریق اختیار کئے۔ کہ جماعت کے افراد نیکیوں میں بڑھتے اور اخلاق حسنہ میں ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں۔

مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری نے "مصلح موعود صاحب شکوہ و عظمت اور دولت ہوگا" کی تشریح کی اور بتایا۔ کہ کس طرح حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے اجراء کے ساتھ جماعت کی دولت کو بڑھایا۔ اور اس کے لئے تبلیغی راہ کھول دی۔ اس تقریر کے بعد خاکسار .... نے بعنوان "حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جانا" پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا۔ کہ پیشگوئی مصلح موعود کی اصل غرض انہی دو امور میں ہے۔ جو الہامی عبارت میں مذکور ہیں۔ یعنی تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ سو رب نے مصلح موعود کے وجود کو ان دونوں باتوں کے لئے ایک ذریعہ قرار دیا ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ ہر قسم کے علوم سے ایک وافر حصہ دیا جائے۔ سو یہی وجہ ہے کہ کلام الٰہی میں اسے "علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" ظاہر کیا گیا ہے۔ پھر دوسری طرف قرآن پاک ایک ایسی کتاب ہے جس کا یہ دعویٰ ہے کہ اس کے اندر انسانی ضرورت کے لئے ہر قسم کے علوم موجود ہیں۔ گویا وہ سرچشمہ ہے۔ جمیع علوم کا۔ پس جب اس قرآن پاک کے چشمہ پر عبور حاصل ہو جائے۔ بلاشبہ وہ جمیع علوم کا جاننے والا ہے۔ اس لحاظ سے حضرت مصلح موعود کو خدا تعالیٰ نے قرآن پاک کے علوم سے ابتدائی عمر سے ہی نوازا اور حضور نے عہد خلافت میں متعدد بار تمام دنیا کے علماء کو چیلنج دیا۔ کہ اگر علوم قرآن کے بیان کرنے اور معارف حقہ کے ذکر کرنے میں کوئی مقابلہ کرنا چاہے تو میدان میں آئے۔ لیکن آج تک کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ اس طرح آپ نے اپنی تقریر میں یہ بھی بتایا۔ کہ علوم باطنی کے ساتھ ساتھ حضور کو علوم ظاہری سے بھی وافر حصہ حاصل ہے اس لئے کہ حضور کی مجالس میں بڑے بڑے ماہر عالم آتے اور حضور سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ لیکن ہر موقعہ پر حضور ہی کا علم اس عالم کے علم پر غالب رہا ہے۔ اور اس سلسلہ میں حضور کا اپنا چیلنج بھی موجود ہے۔ کہ دنیا کا کوئی عالم خواہ کسی علم کی رو سے اسلام پر اعتراض کرے میں۔ اس کا جواب خود قرآن پاک ہی سے دینے کے لئے تیار ہوں۔ مولوی صاحب کی تقریر کے بعد منشی عبد الرحیم صاحب فانی انسپکٹر بیت المال قادیان نے اپنی خود تیار کردہ نظم پڑھ کر حاضرین جلسہ کو محظوظ فرمایا۔

نظم کے بعد مولوی محمد صادق صاحب ثاقب متعلم جامعۃ المبشرین نے بعنوان "حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا باخدا ہونا یعنی حضور کی اپنی پیشگوئیوں کے چند نمونے" ایک عمدہ تقریر کی اور متعدد امثلہ سے اس امر کو واضح کیا۔ کہ حضور فی الواقع باخدا انسان ہیں۔ اور عالم الغیب خدا نے حضور کو بعض غیب کی خبریں بتائیں۔ جو بہو بہو پوری ہوئیں۔

اس تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب متعلم جامعۃ المبشرین نے پیشگوئی مصلح موعود کے اس حصہ کی "وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا" کی تشریح کی۔

جیسا کہ پیشگوئی مصلح موعود میں سب سے آخری علامت مصلح موعود کی یہ بتائی گئی ہے۔ کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اس عنوان پر مکرم مولوی عبد القادر صاحب فاضل نے تقریر فرمائی۔ جس میں بتایا۔ کہ کس طرح حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے غیر ممالک میں احمدیت کی آواز پہنچی۔ اور کس طرح دین اسلام کی تبلیغ متعدد احمدی مجاہدین کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی حضور کی اپنی شہرت زمین کے کناروں تک پہنچ رہی ہے اور قومیں حضور کے جھنڈے تلے جمع ہو کر آپ سے برکت پا رہی ہیں۔

تقریروں کا پروگرام ختم ہونے پر عزیز محمد منیف صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی نظم دوبارہ خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اور صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں چند امور پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ بیشک دولت ظاہری کے ساتھ بھی جماعت احمدیہ کی پوزیشن حضرت مصلح موعود کے ذریعہ مضبوط ہوئی۔ لیکن جو روحانی دولت حضور اس وقت تقسیم فرما رہے ہیں۔ اور جس دولت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ کہ مہدی آئے گا۔ اور خزانے تقسیم کرے گا۔ سو وہ خزانے برابر تقسیم ہو رہے ہیں اور یہی بہت بڑی دولت ہے۔ جس کا روئے زمین پر کوئی بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

بالآخر جلسہ ایک لمبی دعا کے ساتھ برخواست ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(معاون ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

زکوٰۃ کا امام وقت کے پاس ادا کرنا ضروری ہے

قرآن کریم اور احادیث کی رُو سے ضروری ہے۔ کہ جب امام وقت موجود ہو۔ تو اسی کے پاس زکوٰۃ ادا کی جائے۔ جو اسے اغنیاء سے لیکر محتاجوں پر اور اشاعت اسلام پر خرچ کرے گا۔ بعض احباب ہماری جماعت میں ایسے ہیں جو کہتے ہیں۔ کہ ہم نے اپنے طور پر زکوٰۃ ادا کر دی ہے۔ حالانکہ وہ شرعاً ایسا نہیں کر سکتے۔ پس احمدی احباب کی کل زکوٰۃ ربوہ میں آنی چاہیئے۔ اور اگر کوئی صاحب اپنی زکوٰۃ میں سے کچھ حصہ اپنے رشتہ داروں کو دینا چاہیں تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ سے بذریعہ ناظر بیت المال ربوہ اجازت لے کر دے سکتے ہیں۔ مگر اپنے طور پر بغیر اجازت امام وقت تقسیم نہیں کر سکتے۔ اس لئے زکوٰۃ کی رقم پر زکوٰۃ دینے والا کا تصرف نہیں ہوتا بلکہ امام وقت کا حق ہے۔ کہ وہ زکوٰۃ غربا میں تقسیم کرے۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

امانت کی رقوم پر زکوٰۃ واجب ہے

خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کردہ امانت ذاتی کی رقوم پر بھی شریعت کے احکام کے مطابق زکوٰۃ کا ادا کرنا ضروری ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص لکھ دے کہ میں یہ روپیہ یا اس میں سے اتنا روپیہ سلسلہ کو قرض دیتا ہوں اور جب واپس لینا ہوگا۔ تین ماہ کا نوٹس دے کر واپس لوں گا۔ تو ایسے شخص کی اتنی رقم پر زکوٰۃ عائد نہ ہوگی۔ کیونکہ قرض دیئے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی نیز اگر کسی شخص کا روپیہ بطور امانت کسی دوسرے شخص کے پاس یا بنک میں جمع ہو۔ تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

پس ایسے احباب جن پر امانتی رقوم کی زکوٰۃ واجب ہو چکی ہے۔ وہ فوراً اپنی امانتوں کا جائزہ لے کر اس فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی سستی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آجائیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

ولادت: (۱) مکرم عبد الرحمن صاحب شاکر لائبریرین مرکزی لائبریری ربوہ کو خدا تعالیٰ نے چھٹا بچہ عنایت فرمایا ہے۔ احباب کرام اس کی درازی عمر۔ اس کے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) محمد لطیف صاحب ابن حاجی محمد ابراہیم صاحب کا نپور کے چھوٹے بھائی گلزار احمد صاحب جینیوٹی کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت اس کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے گھر تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ محمد ابراہیم احمدی گھی فروش دیپالپور اوکاڑہ)

بقیہ صـ۲

(اظہار حق)

پولیٹیکل ڈاکوؤں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ الغرض بنگال کی حالت بیحد خطرناک ہوگئی۔ لیکن وائسرائے بہادر نے صاف طور پر اعلان کر دیا کہ وہ تقسیم کو ہرگز منسوخ نہ کریں گے۔ اس حالت میں کون سمجھ سکتا تھا کہ وائسرائے کا یہ حکم منسوخ ہوجائے گا۔ اور بنگالیوں کی دلجوئی ہوگی۔

مگر قارئین متعجب ہوں گے کہ ۱۹۰۶ء میں مرزا صاحب کو اطلاع ملی کہ "پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا۔ اب ان کی دلجوئی ہوگی"۔ اس کے بعد بھی حکومت کی طرف سے یہی کہا جاتا تھا کہ اس میں کوئی ترمیم نہ ہوگی۔ لیکن ۱۹۱۱ء میں شاہ جارج پنجم ہندوستان میں تشریف لائے۔ اور آپ نے تقسیم بنگال کو منسوخ کرکے بنگالیوں کی دلجوئی کردی۔ گویا پانچ سال بعد خود بادشاہ سلامت کے ہاتھوں مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہوگئی یقیناً اس پیشگوئی کے پورا ہونے میں صاحب نظر لوگوں کے لئے ایک سبق ہے۔ اور اصحاب دانش کے لئے غور و فکر کا موقع ہے۔

(۹) ۲۹ جولائی ۱۸۹۷ء کو آپ نے دیکھا کہ حکام کی طرف سے ڈرانے کی کچھ کارروائی ہوگی پھر آپ نے دیکھا کہ مومنوں پر ایک ابتلا آیا۔ پھر تیسری مرتبہ ایک اور اطلاع ملی کہ ؎

صادق آں باشد کہ ایام بلا
میگذارد با محبت باوفا

ان تمام اطلاعات کا نتیجہ یہ ہؤا کہ عبدالحمید نامی ایک شخص نے عدالت فوجداری امرتسر میں یہ بیان دیا کہ مجھے مرزا غلام احمد نے ڈاکٹر ہنری مارٹن کو قتل کرنے پر متعین کیا ہے۔ اس بیان پر مجسٹریٹ امرتسر نے مرزا صاحب کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کردیے۔ لیکن بعد میں مجسٹریٹ کو معلوم ہؤا کہ وہ وارنٹ کے اجراء کا مجاز نہ تھا۔ چنانچہ اس نے وارنٹ واپس منگوا لئے۔ اور مسل گورداسپور بھجوا دی۔ جس پر صاحب ضلع نے مرزا جی کو ایک معمولی سمن کے ذریعے طلب کیا۔ یہاں خدا کا کرنا یہ ہؤا کہ خود عبدالحمید نے عدالت میں اقرار کرلیا کہ عیسائیوں نے مجھ سے یہ جھوٹا بیان دلوایا تھا۔ ورنہ مجھے مرزا صاحب نے قتل کے لئے کوئی ترغیب نہیں دی۔ مجسٹریٹ نے یہ بیان سنکر مرزا صاحب کو بری کر دیا۔ اور اس طرح سے مذکورہ بالا اطلاعات پوری ہوئیں

(۱۰) امریکہ کا ایک عیسائی ڈوئی نامی جو اسلام کا سخت دشمن تھا۔ اس نے نبوت کا دعوےٰ کیا۔ مرزا صاحب نے اسکو بہت سمجھایا کہ وہ اپنے دعوے سے باز آئے۔ مگر وہ باز نہ آیا۔ بلکہ مرزا صاحب اور ڈوئی کے درمیان مباہلہ ہؤا۔ جس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ اس کو نقد سات کروڑ روپیہ کا نقصان پہنچا اس کی بیوی اور بیٹا اس کے دشمن ہوگئے۔ اس پر فالج کا حملہ ہؤا۔ اور بالآخر وہ پاگل ہوکر مارچ ۱۹۰۷ء میں فوت ہوگیا۔ اس سے پہلے اگست ۱۹۰۳ء میں مرزا صاحب کو یہ اطلاع ملی تھی کہ اسکے صیحون پر جلد تر ایک آفت آنیوالی ہے" چنانچہ نتیجہ یہ ہؤا کہ وہ اپنے آباد کردہ شہر صیحون سے نہایت ذلت کیساتھ نکالا گیا۔

اس مباہلہ اور اطلاع سے صاف واضح ہوتا ہے کہ یہ دونوں باتیں من وعن پوری ہوئیں۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایسا ہونا محض ایک اتفاقی بات تھی یا اسکے ساتھ خدائی امداد شامل تھی؟ حالات اس امر کا بدیہی ثبوت ہیں کہ یہ باتیں اتفاقی نہ تھیں بلکہ بتلانیوالے کا تصرف اسکے ساتھ شامل تھا۔ اب قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا تصرفات الٰہی سے کسی خائن اور کاذب کی بھی امداد ہوا کرتی ہے۔ یقیناً یہ بات فطرۃ اللہ کے قطعاً خلاف ہے۔ پس ثابت ہؤا کہ مرزا صاحب پیشگوئیوں کا صحیح نکلنا ان کی ہدایت پر اٹل دلیل کی حیثیت رکھتا ہے

(باقی آئندہ)

ریزرو اینٹ

باوجود بذریعہ اعلانات الفضل اینٹیں ریزرو کروانے والے احباب کو بھٹہ B سے اپنی اپنی ریزرو کردہ اینٹیں اٹھوا لینے کی طرف توجہ دلانے کے اکثر دوستوں نے اس طرف مناسب دھیان نہیں دیا۔ کارکنان بھٹہ مذکور کو ریزرو اینٹیں بطور سٹاک چکوں کی صورت زیادہ دیر تک سنبھالے رکھنے میں دقت پیش آرہی ہے۔ اسلئے اب پھر بذریعہ اعلان ہذا متعلقہ احباب کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ اپنی ریزرو کردہ اینٹیں جلد تر بھٹہ سے اٹھوا کر اپنے اپنے الاٹ شدہ قطعات میں رکھوا لیں۔ بصورت دیگر مجبوری کی حالت میں اینٹیں دوسرے ضرورتمند احباب کو نقد قیمت پر فروخت کردینی پڑیں گی۔ جس کے باعث ممکن ہے کہ بعد ازاں اینٹ ریزرو کنندگان کو وقت پر اینٹ نہ مل سکے۔ لہٰذا اینٹیں ریزرو کروانے والے دوست مطلع رہیں۔

(ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

ایجنٹ اصحاب

کی خدمت میں بل ماہ فروری ۱۹۵۲ء بھجوائے جاچکے ہیں۔ براہ مہربانی ۵ تاریخ تک ادا فرماکر تعاون کا ثبوت دیں۔ اگر ۱۰ مارچ ۱۹۵۲ء کو دفتر ہذا میں رقم نہ پہنچی۔ تو بنڈل سپلائی کرنے سے دفتر ہذا معذور ہوگا۔

خریدار اصحاب (بذریعہ ایجنسی) تسلی فرمالیں کہ ان کے ایجنٹ نے رقم میعاد سے قبل بھجوا دی ہے تاکہ بصورت عدم ادائیگی پرچہ نہ رُک جائے اور اُنکی پریشانی کا موجب نہ ہو۔

(مینیجر)

مصری وزارت کی تبدیلی اینگلو مصری تعلقات پر اثر انداز نہیں ہوگی

لنڈن ۳ مارچ۔ لنڈن کے سرکاری حلقوں کی رائے میں مصری وزارت کی حالیہ تبدیلی مصر کے اندرونی معاملات سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اس سے اینگلو مصری تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑیگا۔ برطانوی مصری مذاکرات کے لئے جو برطانوی سفیر کی اچانک بیماری کی وجہ سے معرضِ التوا میں پڑ گئے تھے۔ سر رالف سٹیونسن کی صحتیابی پر کسی تاریخ کا تعین کیا جائے گا۔ بشرطیکہ مصر کے نئے وزیر اعظم ہلالی پاشا اس کے لئے رضامند ہوں۔

چودھری محمد ظفر اللہ خاں لاہور پہنچ گئے

لاہور ۲ مارچ۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں آج رات کراچی سے یہاں پہنچے۔ آپ لاہور میں ایک مختصر عرصہ کے لئے قیام کریں گے۔ لاہور ریلوے اسٹیشن پر پنجاب کے ہوم سکرٹری مسٹر غیاث الدین۔ ڈپٹی کمشنر سید اعجاز حسین شاہ اور جماعت احمدیہ کے بہت سے اراکین نے آپ کا استقبال کیا۔

شمالی کوریا میں طاعون

سان فرانسسکو۔ ۳ مارچ پیکنگ ریڈیو نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے۔ کہ شمالی کوریا میں پلیگ کی وبا زور پکڑ گئی ہے۔ ایک نشریہ میں چین کی قومی طبی ایسوسی ایشن سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ امدادی کام کے لئے والنٹیئر بھیجے جائیں۔ نشریہ میں مزید بتایا گیا ہے۔ کہ اپیل کے تین دن بعد رضاکاروں کی ایک جماعت جمعہ کے روز کوریا روانہ ہو گئی۔

مصر میں مفتی اعظم کے داخلہ پر پابندی نہیں ہے

کراچی ۳ مارچ۔ ٹائیمز آف انڈیا اور نیو یارک ٹائیمز میں ان کے نامہ نگار میمل جیمز کے حوالہ سے یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ حکومت مصر نے مفتی اعظم الحاج امین الحسینی کے مصر میں داخلہ پر پابندی لگا دی ہے۔ اور وہ اس وقت پاکستان میں سیاسی پناہ لے رہے ہیں۔ مفتی اعظم کے پرائیویٹ سکرٹری نے اس خبر کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ حکومت مصر نے مفتی اعظم پر مصر میں داخل ہونے پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ کراچی میں مصری سفارت خانہ کے ترجمان نے بھی اس خبر کو شرانگیز اور بے بنیاد قرار دیا ہے۔

طیونس کی صورت حال

طیونس ۳ مارچ۔ طیونس کے قوم پرستوں نے آج ایک ریل گاڑی کو پٹڑی سے اتار دیا۔ بجلی گھر میں خرابی ہو جانے سے گذشتہ رات شہر میں کامل تاریکی رہی۔ خیال ہے کہ یہ خرابی کسی شرارت کا نتیجہ تھی۔ پولیس نے ناجائز اسلحہ بھی برآمد کیا ہے۔ گڑبڑ کرنے کے الزام میں ۱۳۰ افراد کو عدالت سے مختلف سزائیں ہوئی ہیں۔

نئی مصری وزارت کی تشکیل

قاہرہ ۳ مارچ۔ شاہ فاروق نے سرکاری طور پر نجیب ہلالی پاشا کے وزیر اعظم اور گورنر جنرل مقرر ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ ہلالی پاشا نے باقی ارکانِ حکومت کے ناموں کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ کل چھ وزیر مقرر کئے گئے ہیں۔ انہوں نے شاہ فاروق کے نام ایک خط میں لکھا ہے۔ کہ میں مصر کے قومی مطالبات کی تکمیل کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کروں گا۔

قائد اعظم کی شادی کے متعلق احراری افتراء

بقیہ صفحہ ۲: انتخابات کا ہنگامہ آ رہا تھا۔ اس لئے سیاسی حلقوں میں حرکت پیدا ہو گئی کہ کہیں میاں افتخار الدین کانگرس کو چھوڑ کر مسلم لیگ میں آن ملے۔ کہیں ملک فیروز خاں نون وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کو چھوڑ کر مسلم لیگ کے آستانے پر سجدہ کرنے لگے۔ کہیں مولوی مظہر علی اظہر مجلس احرار اسلام کے مردہ جسم میں انجکشن لگانے لگے۔ اور اس معروفیت میں انہوں نے یہ غلط بیانی بھی کر ڈالی۔ کہ قائد اعظم نے رتن بائی پٹیٹ سے جو شادی کی تھی۔ وہ محض "سول میرج" تھی۔ باقاعدہ نکاح نہ ہوا تھا۔ اگر یہ الزام صحیح بھی ہوتا۔ تو مسلم لیگ اور تحریک پاکستان سے اس کا کیا تعلق تھا۔ لیکن بہر حال یہ عوام کو جناح صاحب سے بدظن کرنے کے لئے اچھا خاصا سٹنٹ تھا۔ لیکن ایک تو میں نے لکھا۔ کہ میں اس زمانے میں "تہذیب نسواں" کا ایڈیٹر تھا اور میں نے اپنے قلم سے جناح صاحب کی شادی پر شذرہ لکھا تھا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ مرحومہ مسز جناح مسلمان ہو گئی تھیں۔ دوسرے میاں محمد شفیع نے "سول اور ملٹری گزٹ" (sic: "سول اور ٹریبیون") کے پرانے فائل دیکھے اور یہ خبر اپریل ۱۸ء کے فائل سے نکال کر شائع کر دی۔ کہ ۱۹ اپریل کو مسز ڈنشا پٹیٹ کی صاحبزادی رتن بائی نے اسلام قبول کیا۔ اور ۲۱ اپریل کو اسلامی رسوم کے مطابق ان کی شادی مسٹر محمد علی جناح سے ہوئی۔ اس پر مولوی مظہر علی اظہر دوستوں اور دشمنوں سے منہ چھپاتے پھرتے تھے۔ کیونکہ ان کا پیدا کیا ہوا فتنہ تار عنکبوت کی طرح اڑ گیا تھا۔"

(سرگذشت مولنا سالک مندرجہ نوائے پاکستان مورخہ ۳ مارچ ۱۹۵۲ء)

نئی دہلی ۲ مارچ۔ مسز روز ویلٹ آج ایک خاص طیارہ میں جنگر سے بمبئی پہنچیں ہوائی اڈہ پر بمبئی کے وزیر اعظم اور امریکی قونصل جنرل نے آپ کا استقبال کیا۔

افغانستان کا موجودہ رویہ اسلامی ممالک کے مفاد کے خلاف ہے

عراقی رہنما عبد الہدیٰ المرشی کا بیان

پشاور ۳ مارچ۔ عراق کے علامہ عبد الہدیٰ المرشی نے جو کہ احتفال کانفرنس میں عراقی نمائندے کی حیثیت سے شریک ہوئے تھے۔ حکومت افغانستان کو مشورہ دیا ہے کہ وہ مسلم ممالک کے متعلق اپنی پالیسی تبدیل کرے اور ایسا رویہ اختیار کرے جو اسلامی اصولوں کے عین مطابق ہو۔

ایک ملاقات میں علامہ عبد الہدیٰ نے پاکستان کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا میں دنیا کے ہر قدیم مسلم ملک میں گیا ہوں مگر بہت خوش ہوا ہوں اور جو کچھ میں نے پاکستان اور آزاد کشمیر میں دیکھا ہے اس سے میں بے حد متاثر ہوا ہوں۔ پاکستانی دوسرے مسلم ممالک سے اس طرح محبت کرتے ہیں جس طرح وہ ملک پاکستان سے۔ خصوصی طور پر لیبیا۔ فلسطین اور تونس کے مسائل میں پاکستان نے ہماری جو امداد کی ہے اسے ہم فراموش نہیں کر سکتے۔

آپ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بعض مسلم ممالک نے یہودیوں کی اسرائیلی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ اگرچہ چند ایک نے اپنی غلطی کو محسوس کر کے اپنا فیصلہ بدل لیا ہے۔ لیکن بعض ملک ابھی تک اپنے شرمناک فیصلے پر قائم ہیں۔

افغانستان کا ذکر کرتے ہوئے عبد الہدیٰ نے کہا کہ افغانستان پٹھانستان کے مطالبہ کا ایک ایسا ڈھونگ رچا رہا ہے جو سے برطانوی خود حکومت میں کرنا چاہیئے تھا۔ تمام مسلم ممالک یہی محسوس کرتے ہیں اور افغانستان کے عوام بھی ایسا ہی خیال کرتے ہیں افغانستان کو چاہیئے کہ وہ اپنے نظریہ میں تبدیلی پیدا کرے اور پاکستان کے متعلق اپنا رویہ بدلے

مشرق وسطیٰ کے دفاع کے متعلق

شامی اخبارات کی رائے

دمشق ۳ مارچ۔ گذشتہ ہفتہ متعدد شامی اخبارات میں مشرق وسطےٰ کے مجوزہ دفاع کے متعلق مقالات تحریر کئے گئے "الجدید" "دنیا کے لئے اجتماعی تحفظ" کے زیر عنوان رقم طراز ہے کہ "موجودہ سیاسی اور اقتصادی بحران کے پیش نظر غیر جانبداری کی بالکل گنجائش نہیں ہے"۔

شام کی سوشلسٹ پارٹی کا ترجمان "جبل جدید" لکھتا ہے کہ دنیا اب دو مسلح گروہوں میں بٹ چکی ہے۔ اس لئے غیر جانبداری بہت خطرناک ثابت ہوگی اور اگر عربوں نے غیر جانبداری اختیار کی تو حالات بدتر ہوتے جائیں گے۔

مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے

زیر اہتمام چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی اے ایل ایل بی سابق امام مسجد لنڈن "مغربی ممالک میں احمدی مبلغین کی مشکلات" کے موضوع پر ۵ مارچ بروز بدھ ساڑھے بارہ بجے دوپہر کالج لائبریری ہال میں تقریر فرمائیں گے۔ جناب ملک عبد القیوم صاحب بار ایٹ لاء پرنسپل لاء کالج صدارت فرمائیں گے۔

فلموں کے ذریعہ جغرافیہ کی تعلیم

لنڈن ۳ مارچ۔ ملک کے سکولوں کیلئے برطانوی عوام اور دیہات کا سروے فلمایا جائے گا۔

اس کام کی تکمیل پر پانچ سال لگیں گے۔ فلموں کے ذریعے تعلیم دینے کی قومی کمیٹی کے ایک رکن کا بیان ہے کہ یہ ایک دلچسپ اور مفید سلسلہ ہوگا۔ اور بچے جغرافیہ کی کتابوں کی نسبت بہت زیادہ سیکھ سکیں گے۔ ان فلموں میں فصلوں کی کٹائی۔ بھیڑوں کی پرورش۔ کوئلے کی کانیں فولاد کے بڑے بڑے کارخانے دریا اور نہریں دکھائی جائیں گی۔ بنیادی طور پر اس سکیم کے تحت علاقائی جغرافیہ پڑھایا جائے گا۔ لیکن برطانوی صنعت اور عوام کے طریق کار کی وضاحت بھی کی جائے گی (اسٹار)

مکہ بازی کو بند کرایا جائے

لنڈن ۳ مارچ۔ لنڈن کی لیبر پارٹی کی ایک رکن خاتون برطانوی پارلیمنٹ میں ایک ایسا مسودہ قانون پیش کرنے والی ہیں۔ جس کی رو سے اس ملک میں مکہ بازی کا خاتمہ کر دیا جائے۔

انہوں نے ایک بیان میں کہا مجھے کبھی یہ سمجھ نہیں آ سکتی کہ آخر ایک دوسرے کو مارنا سکھلانے سے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر آپ لڑکا ماردبچوں کو ایک دوسرے کو پیٹنا سکھلاتے رہیں گے تو وہ آخر کار اس طرح ایک دوسرے کو پیٹنے لگتے ہیں کہ انہیں عدالتوں میں پیش کرنا پڑتا ہے۔ (اسٹار)

لنڈن ۳ مارچ۔ ایران میں مقامی برطانوی ناظم الامور کل عالمی بنک کے مسٹر گارنر اور برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد تہران روانہ ہو چکے ہیں۔ اگرچہ سرکاری طور پر اعلان نہیں کیا گیا لیکن معلوم ہوا ہے کہ ایران کے ساتھ آئندہ گفتگو کے متعلق حکومت برطانیہ اور عالمی بنک کے درمیان سمجھوتہ ہو جائیگا (اسٹار)